پیتے تھے۔ لیکن اب مجھے عجیب سا لگنے لگا۔ یہ عجیب منظر ہوتا تھا جب میں برآمدے میں بیٹھ کر سگریٹ پیتا تو چار چھ قیدی میرے پاس اپنے اپنے کام چھوڑ کر آجاتے اور جیسے ہی میں اس کا باقی ماندہ ٹکڑا پھینکتا سب کے سب اس ٹکڑے پر جھپٹتے۔ پھر میں یہ کرتا کہ ایک سگریٹ دے دیا کرتا جو یہ باری باری کش لیتے اور میری طرف بڑی ممنونیت سے دیکھتے۔ مجھے اپنی سگریٹ نوشی سے تکلیف پہنچی اور ایک روز میں نے سگریٹ چھوڑ دی۔ حالانکہ جو لوگ سگریٹ پیتے ہیں وہ اپنی زندگی میں بیسیوں بار پینا چھوڑتے ہیں لیکن پھر پینے لگتے ہیں گویا یہ بھی کوئی کافر چیز ہے جو چھوڑنے سے بھی نہیں چھوٹتی۔ اور اگر جیل میں پابندی کے باوجود نہیں چھوٹتی تو پھر اور کہاں چھوٹے گی۔ ایک روز میں اپنے سیل میں لیٹا ہوا اخبار پڑھ رہا تھا کہ مجھے کچھ کانا پوسی کی آواز سنائی دی وہاں کچھ قیدی کیاریوں میں کام کرتے تھے۔ میں نے نکل کر دیکھا عجیب و غریب منظر تھا۔ ایک آدمی زمین پر اوندھا لیٹا تھا اور آس پاس کئی آدمی تھے۔ معلوم ہوا کہ انھوں نے زمین پر آس پاس دو بڑے سوراخ کر لئے تھے اور تمباکو کے اوپر جلتے ہوئے کوئلے اور دوسری طرف سے کش لے رہے تھے۔ دھواں نکل رہا تھا۔ یہ عمل باری باری ہو رہا تھا۔ یہ جگہ انھوں نے چھپا کر پہلے سے بنا رکھی تھی۔ جب پی چکے تو مٹھی بھری مٹی سے دونوں سوراخ بند کر دیئے۔ معلوم ہوا کہ جب کہیں سے باہر تمباکو آجاتا تھا تو یہ زمینی حقہ اپنا کام کرتا تھا جیلر تو کیا وارڈر تک کو خبر نہ ہوتی تھی۔ وہ تو یہ سمجھتے تھے کہ قیدی کیاریوں میں کام کر رہے ہیں اور جب سندر نے اپنے بیڑی کے کاروبار کا ذکر کیا تو میں بھی اس کا قائل ہو گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ جیل میں کاروبار ایسے ہی چلتے تھے اس میں وارڈر بھی حصہ دار ہوتے تھے۔ حالانکہ مجھے یہ کاروبار شیخ چلی کا سا لگا۔

وارڈر پر مجھے یاد آیا کہ ایک وارڈر کو ڈیوٹی بدلنے پر ایک رات میرے پاس آیا۔ اس نے بیرک کے تالوں کو حسب دستور چیک کرنا شروع کیا۔ پھر بولا "بابو! ایک بات بتاؤ آج پوپ (POP) کیا کہتا ہے۔"

میں نے کہا "میں پوپ کو نہیں جانتا۔" اس نے ایک اخبار کے کارٹون نکالے۔ یہ کارٹون میرے لئے محض ایک کارٹون تھے۔ لیکن اس کے لئے تو یہ سٹے کے نمبر تھے۔ میں نے کہا "مجھے سٹے کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہے۔"